عملی طور پر کچھ نہ ہوا اور اسلام بیزار قوتیں اسی طرح دندناتی رہیں تو ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہونگے کہ صدر کا خطاب محض دھوکہ اور فریب ہے اور منافقانہ چال ہے۔ اس لئے ملک سے انتہا پسندی کے خاتمے کیلئے انصاف سے کام لینا ضروری ہے قول وعمل میں یکسانیت سے یہ کام بہت آسان ہوجائے گا۔

عید قربان اور اس کے تقاضے

ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ نے مسلمانوں کیلئے دو تہواروں کا تعین کیا ان میں سے ایک عید الفطر ہے جو رمضان المبارک کے بعد آتی ہے جبکہ دوسری عید الاضحیٰ ہے جو کہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ اسلام نے ان خوشی کے مواقع پر بھی اللہ تعالیٰ کی بندگی کا سبق دیا ہے جہاں عام دنوں میں ہم پانچ نمازیں ادا کرتے ہیں وہاں عید کے دن ایک نماز کا مزید اضافہ ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاسکے۔ عید الفطر میں فطرانہ ادا کرکے ہم مسلمانوں کے تمام فقراء کو بھی اپنی خوشی میں شامل کرتے ہیں۔ اور انہیں بھی خوشی کے اظہار کا موقعہ میسر آجاتا ہے۔

اسی طرح عید الاضحیٰ کے موقعہ پر مختلف جانور اللہ کے راستے میں ذبح کئے جاتے ہیں اور ان کی قربانی پیش کی جاتی ہے جہاں یہ قربانی اس بات کا اظہار ہوتی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے اپنی قیمتی سے قیمتی چیز بھی قربان کرسکتا ہوں وہاں قربانیوں کا گوشت غرباء اور مساکین میں تقسیم بھی کیا جاتا ہے تاکہ وہ بھی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔

عید قربان ہمارے لئے محض گوشت خوری کا موقعہ فراہم نہیں کرتی بلکہ یہ ہمیں ایک درس اور سبق یاد دلاتی ہے کہ ہروقت اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی پیش کرنے کیلئے تیار رہیں۔ یہ قربانی مال، جان، عزت، آبرو کی ہوسکتی ہے۔ یہ قربانی خواہشات اور آرزوؤں کی ہوسکتی ہے۔ یہ قربانی وطن، جاگیر، اولاد کی ہوسکتی ہے۔ یہ قربانی انا، ذات، قومیت کی ہوسکتی ہے۔ یہ قربانی عہدے اور منصب کی ہوسکتی ہے، یہی وہ جذبہ ہے جو عید قربان ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین ۔ لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین ۔ قربانی بظاہر ایک دنبے بکرے یا گائے یا اونٹ کی دی جاتی ہے زمین پر خون بہہ جاتا ہے اور گوشت تقسیم کردیا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان ظاہری چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ تو اس نیت کی قیمت لگاتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں یہ کس جذبے کے تحت ذبح کیا گیا۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماء ھا ولکن ینالہ التقوی منکم ۔ جتنی نیت پاکیزہ اور خالص اللہ تعالیٰ کیلئے ہوگی اتنی ہی قربانی بڑی ہوگی اور اس کے اثرات بھی اتنے ہی مفید ہونگے۔

اس لئے بحیثیت مسلمان ہم سب کو عید قربان پر اس امر کا اہتمام کرنا چاہئے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جانور ذبح کریں اور اس کے ساتھ ہر قسم کی قربانی دینے کا بھی عہد کریں۔

شیخ الحدیث مولانا قدرت اللہ فوق کا سانحہ ارتحال

تمام دینی اور جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا ابو ذوق قدرت اللہ فوق رحمہ اللہ مختصر علالت کے بعد 14 جنوری 2004 کی صبح الائیڈ ہسپتال میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ جامعہ سلفیہ کے اولین فضلاء میں سے تھے اور آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ نے سند فراغت بطل حریت قائد اہلحدیث حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے وصول کی تھی۔ فراغت کے بعد آپ درس و تدریس سے وابستہ ہوگئے اور تادم مرگ یہ خدمت سرانجام دیتے رہے آپ گیارہ سال (1974 سے 1985) تک جامعہ سلفیہ میں نائب شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ آپ کا شمار قابل ترین اساتذہ میں ہوتا تھا آپ بہترین خطیب اور واعظ تھے آپ زاہد اور عابد تھے کثرت سے ذکر واذکار کرتے تھے کامیاب روحانی معالج تھے لاتعداد لوگوں کو آپ سے فیض ملا۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ جہاں آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے وہاں بے شمار بنات المسلمین کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ آپ نے نہایت سادہ مگر باوقار زندگی گزاری، خوددار تھے خوش اخلاق، ملنسار، اور مہمان نواز تھے۔ مجلسی گفتگو کے ماہر تھے آپ صلح جو تھے اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کی رحلت سے ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اور ہم سب ایک مشفق استاذ مربی اور محسن سے محروم ہوئے ہیں۔

14 جنوری منگل کی شام چار بجے آپ کا جنازہ چک نمبر 4 رام دیوالی میں ادا کیا گیا، جامعہ سلفیہ کے شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ ہزاروں لوگ آپ کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ جن میں زیادہ تعداد علماء و مشائخ اور طلبہ کی تھی، جامعہ سلفیہ کے تمام اساتذہ، انتظامیہ اور طلبہ نے شرکت کی۔ آپ نے اپنے لواحقین کے علاوہ سینکڑوں تلامذہ کو سوگوار چھوڑا۔

ادارہ جامعہ آپ کی رحلت پر لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور آپ کی دینی تعلیمی تبلیغی وملی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور بلندی درجات کیلئے دعا گو ہے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ